O

تو اس کا ساتھ چُھٹنے لگ گیا تھا
تو گویا وقت پیچھے لگ گیا تھا

مجھے احساس ہونے لگ گیا تھا
اُسے محسوس ہونے لگ گیا تھا

اُسے آواز دیتا ڈوبتے وقت
پر اُس کا دل کنارے لگ گیا تھا

https://emad-ahmad.com/

یقیں ہی ہار کا باعث ہے میری
بھروسا ہی ڈبونے لگ گیا تھا

اُسے مجھ پر بھروسا تھا تبھی تو
وہ اپنے غم بتانے لگ گیا تھا

غموں کی آندھیوں میں خیمۂ دل
اُکھڑ کر پھڑپھڑانے لگ گیا تھا

گریزاں لوگ پھر ملنے لگے تھے
مقدر مسکرانے لگ گیا تھا

اسے تنہائی راس آنے لگی تھی
عماد اب جیت جانے لگ گیا تھا

https://emad-ahmad.com/